راشد الحق سمیع حقانی

تحریک طالبان فتح کی دہلیز پر

اصل میں یہ مضمون "الحق" کیلئے لکھا گیا تھا، لیکن افغانستان میں تیزی سے حالات بدلنے کیوجہ سے ہنگامی طور پر ملک کے بعض اخباروں میں مشتہر کردیا گیا۔ (ادارہ)

الحمدللہ قندھار کے رہگزاروں اور احمدشاہ ابدالیؒ کے دیس سے جو کاروان دعوت وعزیمت امن وآشتی اور نفاذ نظام اسلام کے داعیوں کا چلا تھا، بالآخر تمام رکاوٹوں اور گھاٹیوں کو عبور کرتا ہوا مزارشریف کو نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ پہنچ گیا۔ ایک طویل اور تھکا دینے والے انتظار کے بعد فرح وانبساط کی وہ گھڑی آپہنچی اور افغانستان کے شمالی علاقہ جات بھی طالبان کے زیرنگین آہی گئے۔طالبان کے لشکراسلام نے اللہ کی نصرت اور اپنے جواں عزم وحوصلے کی بنا پر شمالی علاقہ جات اور طالبان مخالفین کے سب سے بڑے اور اہم مرکز مزارشریف پر بھی امارت اسلامی افغانستان کا سفید اسلامی پرچم لہرادیا۔ اور یوں آج تقریباً پورے افغانستان پر طالبان (Students) کی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ مزارشریف کو گذشتہ سال بھی تحریک طالبان نے اپنے زوربازو سے فتح کیا تھا لیکن جنرل مالک، دوستم، حزب وحدت ربانی، مسعود، حکمتیار، ایران وبھارت اور وسط ایشیائی جمہوریاؤں کی ملی بھگت اور سازش سے انہوں نے مذاکرات کی آڑ میں معصوم سفیران امن کا بے دریغ قتل عام کیا اور ہزاروں بے گناہ طالب علموں کو زندہ درگور کیا حتیٰ کہ طالبان کی اعلیٰ قیادت اور ہائی کمان (مولانا احسان اللہ شہیدؒ) کو بھی شہید کیا گیا لیکن اس عارضی شکست نے طالبان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آنے دی مگر اس سے مخالفین کا اسلام دشمن کردار روزروشن کی طرح عیاں ہوا۔ طالبان نے مزارشریف پر حملہ کرنے کیلئے شدید برف باری اور سخت موسمی حالات کیوجہ سے انتظار کیا۔ پھر اس کے بعد ان علاقوں میں خدائی آفات کا نزول ہوا، خصوصاً زلزلوں اور بارشوں نے ربانی مسعود اور دوستم کے زیرکنٹرول علاقہ جات میں تباہی مچادی۔ یہ طالبان کیلئے ایک سنہرا موقع تھا لیکن پھر بھی

طالبان نے وسیع النظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی بھرپور مدد کی۔ جوکہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ طالبان مہم جوئی اور کشورکشائی کا شوق نہیں رکھتے بلکہ ان کا مقصد قیام امن اور نفاذ اسلام ہے۔ گذشتہ ایک ماہ سے طالبان نے دشمنوں پر آخری فیصلہ کن وار کرنے کیلئے اپنی جنگی حکمت عملی کا آغاز کیا اور صوبہ فاریاب پر منظم انداز میں حملے شروع کئے پھر تھوڑے دنوں کے اندرہی مخالفین اور ایرانی سازش کا بڑا مرکز طالبان کے ہاتھوں فتح ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے مزارشریف کیطرف پیش قدمی شروع کی اور شہر کو مختلف اطراف سے محاصرہ میں لے لیا۔

مولوی خیر اللہ خیرخواہ کی زیرقیادت طالبان معمولی مذاحمت اور بغیر کسی بڑے نقصان کے مزارشریف میں داخل ہوئے اور انہوں نے فتح مکہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اور امیرالمؤمنین کی اطاعت کی روشنی میں تمام دشمنوں کیلئے عام معافی کا اعلان کردیا۔ شہر میں مثالی امن وامان قائم کیا جس کا مدتوں سے شہر میں فقدان تھا۔ مزار شریف کے لوگ جنرل دوستم اور حزب وحدت کے مظالم سے اکتا گئے تھے۔ بلکہ صوبہ فاریاب کے فتح کے بعد لوگوں نے طالبان کا حسن سلوک دیکھ کر اپنے گھروں پر سفید پرچم لہراوئے اور طالبان کے استقبال کیلئے چشم براہ تھے۔ طالبان نے جن حالات میں مزارشریف کو فتح کیا ہے وہ ایک معجزے سے کم نہیں کیونکہ ان مٹھی بھربوریانشین طلبا کے مدمقابل روس، امریکہ، بھارت، ایران، اسرائیل اور وسط ایشیا کے کمیونسٹ ممالک کا اتحاد تھا۔ اسلحہ اور دیگر فوجی سازوسامان اور کروڑوں ڈالرز کا سیلاب بھی ان جان سپاروں کا راستہ نہ روک سکا اور یہ ان کو خرید سکا۔ طالبان کا لشکر اسلام شمالی علاقہ جات کے باقی ماندہ علاقوں کو بھی فتح کرنے میں مصروف ہے۔ انشاء اللہ مسعود کے اہم گڑھ وادی پنج شیر ان کی ٹھوکروں کی زد میں آنیوالی ہے۔ صوبہ بغلان کا اہم شہر پل خمری بھی فتح ہوگیا ہے۔ جوکہ صدر ربانی کا بڑا مرکز تھا۔ صوبہ بداخشان کے اہم شہر تالقان اور تاخار بھی فتح ہوچکے ہیں۔ نیز تاجکستان کے بارڈر سے متصل اہم شہر حیراتان پر بھی اسلامی پرچم لہرا دیا گیا ہے۔ اور یوں آج پورے افغانستان پر تحریک طالبان کی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر ممالک کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس جائز اور قانونی حکومت کو فوری طور پر تسلیم کرے۔ اقوام متحدہ میں ربانی و حکمتیار کی نام ونہاد حکومت کی نشست طالبان حکومت کے نمائندہ کو دی جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کو بھی چاہئیے کہ وہ اس کے لئے سفارتی مہم چلائے۔ نیز اسلامی ممالک کو بھی سفارتی مہم کے ذریعے بریف کیا جائے۔

آج طالبان کی ان بڑھتی ہوئی برق رفتار کامیابیوں سے مخالفین اور عالمی طاقتیں بالخصوص ایران اور روس بوکھلا گئے ہیں ۔ ایران نے واضح الفاظ میں پاکستان پر مداخلت کا الزام لگایا ہے ۔ کہ پاکستان براہ راست افغانستان کے امور میں ملوث ہے ۔ لیکن اس سے پہلے ہم ایران کا چہرہ بے نقاب کرتے ہیں کہ آیا افغانستان کی تباہی میں پاکستان ملوث ہے یا کہ خود ایران ۔ ایران نے طالبان کی مخالفت کئی وجوہ سے کی ہے ۔

(۱). ایران کو ہرگز یہ قابل قبول نہیں کہ عالم اسلام میں اور پھر اسکے پڑوس میں ایک صحیح اور سچا اسلامی انقلاب قدم جماسکے ۔ کیونکہ اس سے اس کے نام نہاد "اسلامی انقلاب" کی حیثیت کم ہوگی بلکہ اس انقلاب کو خطرہ بھی درپیش ہوسکتا ہے ۔ (۲). ایران نے افغانستان میں ہزارہ جات اور حزب وحدت قبائل کی سرپرستی کی ہے کیونکہ ان کا تعلق مذہبی لحاظ سے اہل تشیع سے ہے ۔ (۳). ایران کو معلوم ہے کہ طالبان اور افغان قوم کا پاکستانی عوام اور حکومت کے ساتھ ایک لازوال اخوت کا رشتہ قائم ہے ۔ اور مستقبل میں افغانستان کی حکومت کی بدولت ہی پاکستان کیلئے وسط ایشیا کے ممالک کے ساتھ تجارتی ، اقتصادی امور میں ترقی کی راہ کھل سکتی ہے جس کی وجہ سے مستقبل میں پاکستان حقیقی معنی میں ایشیا کا ٹائیگر بن سکتا ہے ۔ تحریک طالبان شروع دن سے دنیا کو بار بار یہ بتلا رہی ہے کہ ایران ہمارے اندرونی معاملات میں براہ راست ملوث ہے ۔ اس کا تازہ ترین ثبوت صوبہ فاریاب میں ایرانی ساخت کے اسلحہ سے بھرے ہوئے ذخائر سے لگایا جاسکتا ہے ۔ ان کی تصاویر کراچی سے شائع ہونے والا ہفت روزہ "ضرب مومن" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں ۔ ایران کے افغان امور کے خصوصی ایلچی بروجردی گذشتہ دنوں مزارشریف گئے تھے ۔ ان کے دورہ کا مقصد "قیام امن" تھا ۔ اس لئے ہی اپنے ساتھ فوجی سازوسامان اور اسلحہ سے لدے ہوئے چارفوجی جہاز لے گئے تھے ۔ انہی جہازوں میں سے طالبان نے مزارشریف کی فتح کے موقع پر اسلحہ اور فوجی سازوسامان سے بھرے ہوئے دو(جہاز) بمعہ فوجی عملہ کے اپنے قبضے میں لیے ہیں ۔ ان کے علاوہ شمالی علاقہ جات سے تیس ایرانی فوجیوں کو بھی گرفتار کیا ہے ۔ یہ سب شواہد دنیا کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہیں ۔ اس لئے ہی آج ایران نے پاکستان کے خلاف بے سروپا الزامات کا طوفان کھڑا کردیا ہے ۔ اور اپنے سفارتکاروں کے اغوا کا ڈرامہ رچایا ہے ۔ تاکہ اس کے خلاف متوقع حقائق پر مبنی ثبوت طالبان یا پاکستان عالمی فورم پر پیش نہ کرسکیں ۔ اسکے علاوہ ایران نے گلبدین حکمتیار کو تہران میں وزیراعظم کا پروٹوکول دیا ہوا ہے ۔ صوبہ فاریاب میں حکمتیار کو کافی اسلحہ دے کر طالبان کے خلاف مدد پہنچائی

گئی ہے ۔ نیز یہاں پر یہ امر قابل تعجب ہے کہ " اسلامی انقلاب کا داعی" اور اپنے آپکو امریکہ کا سب سے بڑا دشمن قرار دینے والا ایران بغض طالبان میں امریکہ کا ہم زبان اور ہم آواز بن گیا ہے ۔ گذشتہ چند ماہ میں کئی امریکن اعلیٰ حکام نے تہران کے خفیہ دورے کیے ۔ اور دونوں نے طالبان کے خلاف مل کر کام کرنے کا عہد کیا ہے ۔ ان تمام باتوں سے ایران کی دوغلی پالیسی دنیا کے سامنے آتی ہے ۔ اب ایران میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستانی سفارتخانہ پر کل بروز بدھ تہران میں جو حملہ ہوا ہے اور جو شرمناک کاروائی کرائی گئی ہے وہ ایران کی بوکھلاہٹ کا کھلا ثبوت ہے ۔ مظاہرین نے طالبان کی حمایتیوں یعنی " پاکستانیوں" کو سزائے پھانسی دینے کے نعرے لگا رہے تھے ۔ نیز ایران کے بعض سنجیدہ حلقوں نے اس بات کا عندیہ دیا ہے کہ ایران افغانستان پر فوجی چڑھائی بھی کرسکتا ہے ۔ حکومت پاکستان کو چاہئیے کہ ان حالات کے تناظر میں اپنی خارجہ پالیسی پر کڑی نظر رکھے اور سنجیدگی سے ماحول کا جائزہ لے ۔ روس نے بھی پاکستان کو موردالزام ٹھہرایا ہے کہ پاکستانی فوجیں لبان کی تازہ فتوحات میں برابر کی شریک ہیں ۔ حالانکہ ان تمام بے بنیاد الزامات کا پاکستان نے انتہائی معقول انداز میں جوابات دئے ہیں لیکن روس اور دیگر مغربی ممالک کا شور وغل کرنا ایک متوقع امر ہے کیونکہ افغانستان میں امن اور نفاذ اسلام یہ دونوں صورتیں ان کیلئے قابل قبول نہیں ہے ۔ پھر چونکہ افغانستان میں امن کا براہ راست فائدہ پاکستان کو ہی ہوگا ۔ اور انہیں یہ قابل قبول نہیں ۔ امریکہ نے بھی اپنی اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک بار پھر وسیع البنیاد حکومت بنانے کا بےہودہ اور بےوقت مطالبہ کیا ہے حالانکہ وسیع البنیاد حکومت کے کارناموں کا مظاہرہ تو طالبان تحریک سے پہلے تمام دنیا نے دیکھ لیا اور شمالی اتحاد نے جو نام نہاد وسیع البنیاد حکومت تشکیل دی تھی اسکا حشر بھی تمام دنیا کے سامنے ہے ۔

طالبان کی بڑھتی ہوئی پیش قدمی کو دیکھ کر روس نے طالبان حکومت کو دھمکی دی ہے کہ وہ اپنے حدود میں رہے ورنہ روس اور وسط ایشیا کی ریاستیں انکے خلاف کاروائی کرے گی ۔ اسکا جواب طالبان نے کافی مناسب دیا ہے کہ کیا تمھیں اپنی سابقہ شکست سے کوئی عبرت حاصل نہیں ہوئی ۔ ہمارے عزائم میں تمھاری طرح جارحیت نہیں پائی جاتی ۔ آج وہ کونسی اہم بات ہے جس نے عالمی طاقتوں کو طالبان کے خلاف کھڑا کردیا ہے ۔ تو یہ کفریہ طاقتیں طالبان سے نہیں بلکہ اسلام کے حقیقی نفاذ سے لرزہ براندام ہیں ۔ آج تحریک طالبان کی وجہ سے اکیسویں صدی کے آغاز میں اسلام پوری دنیا کیلئے نمونہ بن گیا ہے ۔ کرہ ارض کے چپہ چپہ میں بسے ہوئے مظلوم مسلمان آج اپنے حقوق اور

آزادی کیلئے جہاد کے راستے پر گامزن نظر آرہے ہیں ۔ آج پاکستانی قوم اور ملت اسلامیہ فرزندان اسلام کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے ۔ اور ان کی دعائیں ان کے ساتھ شامل حال ہیں ۔ انشاء اللہ ان معصوم طلباء کا ایمانی جذبہ اور مقدس خون ضرور رنگ لائیگا ۔ اور ایمانی جذبے اور پاک خون سے جو چراغ حق جل اٹھے ہیں یہی کل کے لئے دلیل سحر ثابت ہونگے ۔ ان کی روشنی اور تنویر سے ظلمت کدہ عالم کا کونہ کونہ منور ہو کے رہے گا ۔ الحمدللہ خدا نے ایک بار پھر اپنی نصرت سے سرفراز فرما کر انہیں مزار شریف میں پہنچادیا ہے ۔ باقی کے چند محدود علاقے بھی بہت جلد پرچم اسلام کے سایہ امن وعافیت میں آجائینگے ۔ آج بیسویں صدی کے اختتام پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور علم جہاد بلند کرنے پر ہم ان بہادر سپوتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔ آج تحریک طالبان کیوجہ سے افغانستان میں جو فضائے بدر پیدا ہوئی ہے نہ صرف ہم نے بلکہ پوری دنیا نے نصرت خداوندی اور تائیدایزدی کے وہ وہ مظاہر اور مناظر دیکھے کہ ایک عالم حیران رہ گیا ہے ۔ اگر جذبے صادق ہوں اور نیت صاف ہو تو آج بھی بقول علامہ اقبالؒ کے

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

معذرت

" الحق" کے گذشتہ شمارہ میں عالم اسلام کے مشہورومعروف سکالر جناب ڈاکٹرحمید اللہ صاحب کے متعلق ان کی وفات کی مناسبت سے مضمون آیا تھا ۔ یہ مضمون اور اطلاع ہم نے پندرہ روزہ " تعمیر حیات" ندوۃ العلماء لکھنؤ سے لیا تھا ۔ اس کے ساتھ کراچی کے مشہور ہفت روزہ " تکبیر" نے بھی ان کی وفات اور ان کے متعلق مضمون شائع کیا تھا ۔ بعد میں ہفت روزہ " تکبیر" سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے کسی عزیز نے آپ کی وفات کی خبر کی تردید کی ہے ۔ ادارہ " الحق" اس سہواور غیر مصدقہ اطلاع پر معذرت خواہ ہے ۔ اور ڈاکٹر صاحب کی درازی عمراور صحت یابی کیلئے دعاگو ہے ۔ ادارہ